تاریخ: ________

سوال نمبر 1

تعارف:-

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم کے ذریعے سے ہمیں دین اسلام سے روشناس کروایا اور تم انسانیت کے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اور آج ہم نے تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطورِ دین کر لیا"

اسلام مختلف عقائد کا مجموعہ ہے اور انہی عقائد کی بجا آوری مسلمان کو حقیقی طور پر اسلام پر عمل درآمد کرواتی ہے۔ ایمانِ مفصل میں ان عقائد کے بارے میں بتایا گیا ہے:

"میں ایمان لایا اللہ پر، اور فرشتوں پر، اور کتابوں پر، اور روزِ رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر، اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر"

یہ اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں اور ان ہی عقائد پر عمل کرنے والا اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان عقائد میں سے کسی کا بھی منکر ہے، وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا

CamScanner

تاریخ: ________

عقیدۂ توحید:

عقیدۂ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی تصدیق۔ صدقِ دل سے یہ تسلیم کرنا کہ اللہ تعالیٰ صفات اور افعال کے اعتبار سے یکتا ہے اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جو تمام کائنات کا مالک ہے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا کہ:

"بادشاہی صرف اسی کی ہے"

سورۃ اخلاص میں بھی فرمایا،

"کہو اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اسکی کوئی اولاد ہے، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں"

فرشتوں پر ایمان:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جن کو نور سے بنایا گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں اور تمام وقت اللہ کی حمد و ثناء اور عبادت کرتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے کہ

"وہ اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے"

چار برگزیدہ فرشتے جو مختلف کام سرانجام دیتے ہیں، حضرت جبرائیل (وحی لاتے ہیں)، حضرت میکائیل (اللہ کے حکم سے بارش برساتے ہیں، حضرت اسرافیل (صور پھونکیں گے) اور حضرت عزرائیل (اللہ کے حکم سے روح قبض کرتے ہیں)

کتابوں پر ایمان:

اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا بھی عقائد کا حصہ ہیں۔ اس بات کو من و عن تسلیم کرنا کہ جو کچھ اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں پر نازل کیا ہے برحق ہے اور بغیر کسی شبے کے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرۃ میں فرماتے ہیں:

"(اے ایمان والو! کہو) ہم ایمان لائے ہیں اس پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد کو دیا گیا اور جو سب انبیاء کو رب کی طرف سے دیا گیا"

عقیدۂ رسالت:

عقیدۂ رسالت سے مراد ہے کہ تمام رسولوں کو برحق جاننا اور ان کو اللہ کا بندہ ماننا۔ رسولوں پر ایمان لانا دراصل اللہ پر ایمان لانا ہے اور اس کا منکر اللہ کا بھی منکر ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے:

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور رسول کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں ہم بعض پر ایمان لائے ہیں اور بعض کے منکر ہیں، اور اس کے بیچ کا رستہ چاہتے ہیں، یہی لوگ کافر ہیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے"۔

عقیدہ آخرت میں یہ بھی شامل ہے کہ انھیں موتیؐ کو اللہ کا آخری نبیؐ تسلیم کیا جائے بقرآن مبین ہے کہ:

"محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے بندے اور آخری رسول ہیں۔"

تقدیر پر ایمان

تقدیر سے مراد یہ ہے کہ انسان اس بات پر یقین کرے کہ اچھا یا برا نتیجہ صرف اور صرف اللہ کی مصلحت سے ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب جاننے والا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا:

" اے لوگو! کسی کام کے مشکل ہونے پر یہ نہ کہو کہ "کاش" ایسا کر لیتا، بلکہ اس بات کا اقرار کرو کہ سب کچھ اللہ نے کیا کیونکہ وہ اسکی قدرت رکھتا تھا اور اس میں ضرور بہتری ہے۔

موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان

یہ ایمان رکھنا کہ انسان کو موت کے بعد اٹھایا جائے گا جب کہ اسکا حساب کتاب لیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ نا ممکن نہیں ہے۔ اس بات کا من وعن اقرار کرنا کہ موت کے بعد ہمیشہ کی زندگی برحق ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ:

" تم اللہ کا انکار کیسے کرتے ہو جبکہ تم دیکھتے ہو کہ تم مردہ تھے، اس نے تمہیں زندگی دی اور وہ پھر تمہیں موت دے گا اور دوبارہ زندہ کرے گا، اور تمہیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے "

عقیدۂ آخرت:-

ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ یہ دنیاوی زندگی عارضی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ اس دنیا میں انصاف ممکن نہیں ہے۔ کبھی کسی کو مکمل انصاف نہیں مل سکتا اس ہی لیے ایسے دن کا قیام ضروری ہے جس میں تمام انسانوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور اس کی بنیاد پر وہ کامیاب یا ناکام ہوں گے۔ آخرت کی زندگی دائمی ہے اور ہمیشہ رہے گی کیونکہ موت کے تصور کو ہی ختم کر دیا جائے گا:

"حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے" القرآن

حوالہ قرآن:-

اللہ تعالیٰ سورۃ النازعات میں فرماتا ہے کہ:

"پھر جس نے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو بری خواہشات سے روک رکھا تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے"۔

سورۃ القارعۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"پھر جس کے اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا وہ خوشحال زندگی میں ہو گا اور جس کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا

اس کا ٹھکانہ گہری کھائی ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم وہ گہری کھائی کیا ہے؟ وہ دہکتی ہوئی آگ ہے

انفرادی فوائد:-

مقصدِ حیات کی یقین دہانی:

انسان کو عقائد پر یقین کرنے سے مسلسل مقصدِ حیات کی یقین دہانی کا احساس ہوتا ہے۔ انسان اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یہ زندگی انتہائی قلیل ہے اور آخرت میں کامیابی ہی اصل کامیابی ہے اور اس لیے وہ اللہ سے اپنا تعلق بہترین کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا

"اور نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کے لیے۔"

خود احتسابی:-

عقائد پر عمل پیرا ہونے والے شخص میں خود احتسابی کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی دائمی زندگی کے لیے کیا کر رہا ہے۔ انسان خود بخود نیک اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے تاکہ وہ اس بات اپنا لے کہ یہی اچھا اعمال رضائے الٰہی کا سبب بنیں گے اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بھی۔

اجتماعی فوائد:-

پرامن اور نیک معاشرہ:-

جب ایک معاشرہ ان عقائد پر من وعن عمل پیرا ہوتا ہے تو ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو کہ امن و امان کا گہوارہ بنتا ہے۔ ایسے معاشرے میں لوگ برائی سے بچتے ہیں تاکہ ان کا کوئی بھی عمل ان کی دائمی زندگی پر اثر انداز نہ ہو۔ لوگ نیک اعمال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ایک نیکی سے بھرپور معاشرے کی بنیاد رکھتے ہیں۔

مسلم امت کا اتحاد:-

ایسا معاشرہ قیام پذیر ہوتا ہے جس میں تمام امت کا اتحاد واضح طور پر نظر آتا ہے تمام امت اس بات پر متفق ہوتی ہے کہ ان اعمال کو فروغ دیا جائے جو کہ انہیں اللہ کے ہاں سرخرو کر دے اور ان تمام اعمال سے بچا جائے جو کہ ناراضگی کا سبب بنیں۔ چونکہ تمام معاشرہ عقائد پر راضی ہوتا ہے تو اس لیے مشترکہ طور پر ان اعمال پر عمل پیرا ہوتا ہے جو نیکی اور بھائی چارے کو فروغ دے۔

تاریخ: ________

حاصل بحث:

تمام عقائد اس بات پر انسان کا یقین منظم کرتے ہیں کہ احکام الہٰی برحق ہیں اور اللہ پر یقین پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اور جو معاشرہ ان عقائد پر عمل پیرا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی محبوب ہوتا ہے۔ ایسے افراد بھی حقیقی معنوں میں رضیت الہٰی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۴

تعارف:

نماز ایک جسمانی عبادت ہے اور یہ انسان کو اللہ سے قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے. نماز کے لیے عربی میں لفظ صلوۃ آیا ہے جس کے معنی ہیں "دعا" - نماز ۱۰ نبوی کو معراج کے موقع پر مسلمانوں پر فرض کی گئی تھی اور یہ واحد عبادت ہے جو مسلمانوں پر ہجرت مدینہ سے پہلے فرض ہوئی - نماز ایک اہم عبادت ہے اور اس کا تذکرہ قرآن میں ۷۰۰ مرتبہ کیا گیا ہے

حوالہ قرآن:

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے کہ
"اے ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ کی نصرت طلب کرو"

حوالہ حدیث:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:
"نماز مومن اور کافر میں تفریق ہے"
"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"
"قیامت کے دن سب سے پہلے حساب نماز کا ہو گا، جس کی نماز ٹھیک ہو گئی، باقی اعمال بھی ٹھیک ہونگے، اور اگر نماز خراب نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہونگے"

تاریخ: ______

نماز کا تصور:-

نماز سے مراد وہ عبادات ہے جو مسلمانوں کو دن بھر میں پانچ بار ادا کرنی ہوتی ہے اور اپنے اوقات میں ادا کرنا ہوتی ہے قرآن میں ہے کہ

"بے شک نماز مومنوں پر مختص اوقات پر فرض کی گئی ہے"

نماز میں درج تقسیم ہوتی ہے

فرائض:-

وہ رکعات جن کا مکمل کرنا فرض ہے۔ جیسے فجر کے ۲، ظہر کے ۴، عصر کے 4، مغرب کے ۳ اور عشاء کے ۴

سنت:-

وہ رکعات جو نبی اکرمؐ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے: فجر سے پہلے ۲، ظہر سے پہلے ۴ اور بعد میں ۲، مغرب کے بعد ۲ اور عشاء کے بعد ۲ رکعات

نوافل:-

ان کے علاوہ ایسی نماز جن کے نہ پڑھنے پر کو پکڑ نہیں ہے لیکن پڑھنے پر عظیم اجر ہے

تاریخ:______

سماجی اثرات:-

بھائی چارے کا ذریعہ:

باجماعت نماز ادا کرنے سے مسلمان معاشرے میں بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے - تمام لوگ ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں اور مل کر مصائب و پریشانیوں کا حل تلاش کرتے ہیں۔

نیک معاشرہ:-

جیسا کہ قرآن میں ہے کہ:

"نماز روکتی ہے برائی سے اور برے کاموں سے"

جس معاشرے میں نماز پائی جاتی ہے قوی امکان اس بات کا ہے کہ وہاں برائی کم سے کم ہوتی ہے اور نیکی اور احکام الہی کے مطابق فضا قائم ہوتی ہے۔ لوگ نیک اعمال میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور برائی کی روک تھام کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو کہ حقیقی معنوں میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق ہوتا ہے

اخلاقی اثرات

گناہوں سے نجات :-

اخلاقی طور پر اگر کوئی بندہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے تو وہ گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتا اور اپنے اخلاق اور معاملات اس درست کرتا ہے جو اللہ کے ہاں منظور ہوں اور معاشرے میں نیکی کے فروغ کے لیے مؤثر ہوں نبیؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا "اے ابوذر! جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر پانچ وقت نماز پڑھے اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے ابھی (خزاں میں) اس درخت کے پتے :

~~برابری کی فضا - پاکیزگی~~ برابری :-

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو پرہیزگار ہو"

یہ ایک انسان میں اس احساس کو پیدا کرتا ہے کہ وہ ایک عام انسان ہے اور کسی پر برتری نہیں رکھتا بلکہ صرف اور صرف اللہ کی عبادت سے ہی اس کے محبوب بندوں کی فہرست میں شامل ہوتا ہے لہٰذا وہ اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ سدا اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں

تاریخ:

روحانی اثرات:

قربِ الٰہی:

نماز قربِ الٰہی حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ جب انسان صرف اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو برائی سے بچاتا ہے تو اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ انسان نماز کے ذریعے اللہ سے بات کرتا ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"مجھے پکارو" اور تمہارا رب کہتا ہے: مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"

~~عاجزی و انکساری~~: تزکیہ النفس:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے دل میں گوشت کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے پاک کر لیا وہ فلاح پا گیا"

نفس کو پاک کرنے کا بہترین ذریعہ بھی نماز ہے۔ جو شخص اچھے طریقے سے نماز پڑھے بہت حد تک ممکن ہے کہ وہ نفسِ مطمئنہ کو حاصل کرے اور اللہ کا قرب حاصل کرے۔

حاصلِ بحث:

نماز ایک اہم عبادت ہے اور اس کی فرضیت اور اہمیت قرآن مجید اور نبی ﷺ نے بارہا بیان کی ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ نماز کو بہترین طریقہ سے ادا کیا جائے تاکہ اس کے فوائد بھی انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں میں نظر آئے۔

سوال نمبر 3:

تعارف:-

اسلام ایک دین ہے اور اسلام میں ہر ایک پہلو کے بارے میں احکامات ملتے ہیں۔ اسلام نے انسان کو ایک اعلیٰ مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ اسلام نے انسان کو عزت اور عصمت کے بارے میں واضح احکامات دیئے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں خشکی اور پانی پر سواریاں دی اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے انہیں رزق دیا"

اس بات سے انسان کی عظمت اور وقار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور نبیؐ نے بھی انسان کی عظمت بیان کی ہے۔ خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ

"اے لوگو! تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جیسے آج کا دن، یہ شہر اور یہ مہینہ"

اس کے علاوہ عورت کو بے تحاشہ حقوق سے نوازا ہے نبیؐ نے فرمایا۔

"جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے اور کھانے اور پینے کا بندوبست کرے، وہ قیامت کے دن میرے نزدیک ہوگا"

اس بات کا علم ہونا نہایت ضروری ہے کہ یہ احکامات کس طرح اور کس معاشرے میں دیے جا رہے ہیں جہاں عورت کو زندہ دفن کیا جا رہا ہو۔

انسانی عظمت و وقار:

زندگی کا حق:

قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔
"جس نے کسی ایک شخص کو قتل کیا سوائے اس کے کہ وہ زمین پر فساد پھیلا رہا ہو، اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا اور جس نے ایک شخص کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانیت کی جان بچائی"۔

زندہ رہنا اور بغیر کسی خوف اور ڈر کے زندگی بسر کرنا ہر مسلمان پر ہر کا بنیادی حق ہے اس لیے اسلام نے ایک انسان کی جان کی اس قدر اہمیت بیان کی ہے۔ اس سے پہلے لوگ کم کمزور شخص کے قتل کو ایک سمجھا کرتے تھے اور ہر وقت لوگوں میں خوف و ہراس کا عالم بچھا یا رہتا تھا۔

تاریخ:

برابری و مساوات:

اسلام نے یہ یاد دلایا کہ کسی انسان کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے، افضل وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اور اللہ کے ہاں تمام انسانوں کا ایک ہی رتبہ ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے"

عورت کا وقار:

جان کا حق یا زندگی کا حق:-

زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ اسلام اور نبی ﷺ کی بعثت مبارک کے بعد عورتوں کو زندگی کا حق ملا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے بارے میں کہا ہے:

"اور جب ان لڑکیوں سے پوچھا جائے گا کہ انہیں کس جرم میں قتل کیا گیا؟"

اسلام نے نہ صرف عورتوں کو حقوق دیئے بلکہ ان کی عزت حقوق کے بارے میں نبی ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ:

"اے لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو"

تاریخ:______

وراثت کا حق:

اسلام سے قبل عورت کو ہی وراثت سمجھا جاتا تھا اور وراثت ہی کی طرح تقسیم کیا جاتا تھا اسلام نے سورۃ النساء میں واضح طور احکام دیئے جن کے ذریعے سے عورتیں بھی وراثت کی اہل ہو گئیں۔ وراثت کے ساتھ ساتھ یہ بھی احکام آئے کہ عورت مال کی ذمہ دار ہو سکتی ہے۔

تعلیم کا حق:-

اسلام نے تعلیم کو بلا تفریق جنس عام کیا۔ ~~یہ~~ نبی ﷺ نے فرمایا کہ

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ علم حاصل کرنا عورتوں کے لیے بھی ضروری ہے۔ محمد ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی اسی حکمت کے تحت تھا کہ ان سے علمی فریضہ سر انجام دیا جائے۔

تاریخ: ________

خلع کا حق :-

اسلام نے عورت کو یہ حق بھی دیا ہے کہ اگر اسکی ازدواجی زندگی میں ظلم ہے اور وہ ناخوش ہے کیونکہ اس کے حقوق ادا نہیں ہو رہے ہو اور اس کا شوہر بھی اسے طلاق نہیں دے سکتا دیتا تو اس صورت میں عدالت سے رجوع کر کے خلع حاصل کر سکتی ہے

برقراری کے لیے احکامات :-

اللہ کے عذاب کا ڈر :

جو شخص عورتوں کے حقوق کو پامال کریگا اللہ تعالیٰ کے سنگین عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے حساب طلب کریگا اور اس دن کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔

تاریخ: ________

1

نبیؐ کی سیرت سے ثابت شدہ:
ان حقوق کی برقراری کے لیے کئے اقدامات میں نبیؐ کی زندگی بہترین مثال ہے۔ آپؐ نے اپنے طرزِ عمل کے ذریعے سے یہ ثابت کیا کہ ایک مرد کا اپنی زوجہ کے ساتھ اور اپنی بیٹی کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہیئے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا
"تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔"

واضح اور جامع احکامات:
قرآن اور احادیث میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے عورتوں کے حقوق اور عصمت پر احکامات دیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے تاکہ یہ حقوق قیامت تک برقرار رہ سکیں۔ اب جو شخص ان کے احکامات کو ماننے سے انکار کریگا وہ خود اللہ اور اس کے نبیؐ کی تعلیمات کے خلاف ہوگا اور عظیم عذاب کا مزہ چکھے گا۔

CamScanner

سوال نمبر 7

اسلامی قانون کے ذرائع:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں ہر ایک پہلو کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ اسلامی قانون کے ماخذ درج ذیل ہیں

بنیادی ذرائع:-

قرآن:-

قرآن ایک بنیادی ذریعہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنیادی طور پر تمام احکامات واضح طور پر بیان کیے ہیں: اصل میں قرآن مجید میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں احکامات موجود ہیں۔ اس میں غلطی کی گنجائش نہیں ہو سکتی اور اس کے ذریعہ سے انسان اسلامی قوانین اخذ کر سکتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے اٹھایا ہے۔

سنت:-

قرآن کے بعد سب سے مستند ذریعہ سنت نبوی ہے۔ جن احکامات کا ذکر قرآن میں نہ مل پائے سکے ان کا حل حدیث کے ذریعے سے نکالا جاتا ہے قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"اور مومنوں کے لیے نبی ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"

احادیث کی وجہ سے مسلمان ان قوانین کو
اخذ کر سکتے ہیں یا تو وہ ان احکامات کی بہترین
شکل اخذ کر سکتے ہیں۔

ثانوی ذرائع:

اجماع:

اجماع سے مراد یہ ہے ایسا ایک ایسا ذریعہ
جو کہ اسلامی فقہا متفقہ طور پر راضی ہو کر ایک
اسلامی اصول ترتیب دیتے ہیں

اجماع خاص:
وہ اجماع جس میں امت کے تمام فقہا رضامند ہوں

اجماع عام:
وہ اجماع جس میں ایک خاص علاقے کے لوگ
کسی اجماع پر متفق ہوں:

ضروری ہدایات برائے اجماع:
تمام فقہا کی رضامندی۔
تمام احکامات قرآن اور سنت کے مطابق

تاریخ: ________

اجماع:-

اجتہاد سے مراد یہ ہے کہ کسی ایک اسلامی حکم کے بارے میں جدوجہد کرنا۔

مفہوم:

اس سے مراد یہ ہے کہ تمام امت کے مسلم مجتہدین اکثریت طور پر کسی مسئلہ پر متفق ہو جائیں۔

مثال:-

حضرت عمرؓ نے اجتہاد کے تحت قحط کے دوران چوری کی سزا معاف کی۔

قیاس:-

قیاس سے مراد یہ ہے کہ کسی ایک حکم کی علت کی وجہ سے احکامات کسی دوسرے عمل کے احکامات پر لاگو کیے جائیں۔

مثلاً

اگر A = B

شراب کی تاثیر کی وجہ سے دیگر منشیات بھی حرام قرار دی گئی ہیں۔

تاریخ: ________

اسلام میں تعلیم کی اہمیت۔

تعارف :-

اسلام میں تعلیم کی پر انتہائی زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ :

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

تعلیم کے ذریعے سے انسان اپنے عروج اور معراج پر پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جا بجا یہ بتایا ہے کہ :

"اور یہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے"

اسی طرح نبیؐ نے بھی تعلیم کے فروغ کے لیے ادارے قائم کروائے اور ساتھ ہی اپنے صحابہ کو علم پھیلانے کی بھی تلقین کی۔ علم کی اہمیت پر اللہ نے فرمایا ہے کہ "عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے"

اہمیت :

نبیؐ کا اداروں کی تعمیر :-

نبیؐ نے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ لگاتے ہوئے مدینہ میں درسگاہ کی تعمیر کی تاکہ مسلمان علم سے مستفید ہو سکیں۔

تاریخ:

علم میں اضافے کی دعائیں :

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کو علم میں اضافے کے لیے دعائیں سکھائیں

"اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما"

"اے اللہ میں تجھ سے ایسے علم کی پناہ مانگتا ہوں جو نقصان دے"

جائز اور ناجائز میں تفریق :

اسلامی احکامات مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں اور ان اعمال کی روح تک سمجھنے کے لیے تعلیم بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اگر ایک انسان تعلیم پر رجوع نہیں کریگا تو اس بات کا امکان قوی ہے کہ وہ اپنے طور پر اسلامی تعلیمات کو غلط نظریے سے دیکھے

علم کی فضیلت :

قرآن اور احادیث میں تعلیم کی اہمیت پر انتہائی فضیلت بیان کی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ :

"غور و فکر کرو"

نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ :

"بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور اوروں سکھائے"

تاریخ:

حاصل بحث :-

ان تمام باتوں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام نے تعلیم کو کس قدر اہم قرار دیا ہے اور اس کے لیے فضائل کا بھی اعلان کیا ہے۔